”ادارہ فروغِ قومی زبان“ (تعارف و خدمات)

National Language Promotion Department: Introduction and Services

حمیرا صادق قریشی* / ڈاکٹر عنبرین تبسم شاکر جان**

Abstract:

In this article, Scholar has reviewed the services of the MUQTADRA Pakistan for the promotion of Urdu language. In the identity and development of nation language plays its prim and pivotal role. Every nation has been striving since long to safe guard the dignity of its own by the help of language as efforts put by Pakistan too for the same cause. In this connection, an institution has been set up in Islamabad for the aforesaid cause. However, scholars tried to explore the services and introduction of the Institution as when and why this institution emerged as leading institution for promoting Urdu language throughout the globe. Furthermore, which areas are covered by this institution and also presented the recommendations in the field of research and also highlighted that which measure can be taken for promulgating Urdu and how bring effectiveness in its work by the help of given recommendations on national level.

Key words: Muqtadra, Identity, pivotal role, promulgating Urdu, National Language Authority.

قوموں کی ترقی و تنزل تہذیب و ثقافت سے وابستہ ہوتی ہے بر صغیر میں اردو زبان ہمارے لسانی تشخص اور

* اسکالر، پی ایچ ڈی اردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو ئجز، اسلام آباد

** ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ اردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو ئجز، اسلام آباد

قومی و قار کی شناخت ہے قائد اعظم محمد علی جناح نے کئی موقعوں پر اُردو زبان کی قومی و سرکاری حیثیت کو بیان کیا اور کہا:

"پاکستان کی قومی و سرکاری زبان صرف اور صرف اُردو ہی ہو گی۔"(۱)

مگر ۱۹۴۸ء میں قائد اعظم کی وفات کے بعد سیاسی حالات ابتر ہونے کے باعث اُردو زبان کو کو قومی زبان اختیار کرنے پر کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی۔ پاکستان کے آئین ۱۹۵۶ء کے آرٹیکل (۲۱۴)، ۱۹۶۲ء کے آرٹیکل (۲۱۵)، ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل (۲۵۱) میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ:

"پاکستان کی قومی زبان اُردو ہو گی اور حکومت آئین کے نفاذ سے پندرہ سال کے اندر اندر اُردو کو تمام شعبوں میں نافذ کرنے کے لیے عملی اقدامات کرے گی۔"(۲)

اُردو کو با قاعدہ قومی زبان کا درجہ دینے کا اعلان مارچ ۱۹۴۸ء میں ڈھاکہ میں کیا گیا۔ ۱۹۵۶ء، ۱۹۶۲ء، ۱۹۷۳ء کے آئین میں اُردو کو قومی زبان کے آرٹیکل کے بعد ۱۴ اگست ۱۹۸۸ء کو پاکستان کی سرکاری زبان اُردو کو نافذ کرنے کا اعلان کیا گیا۔ اب سپریم کورٹ نے اکتوبر ۲۰۱۵ء میں کیا ہے کہ اُردو کو فوری طور پر نافذ کیا جائے۔

"آئین کی بجا آوری کی خاطر ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو مقتدرہ کا قیام عمل میں لایا گیا، ادارہ فروغ قومی زبان (مقتدرہ قومی زبان) محض فروغ اُردو کا ادارہ نہیں بلکہ اپنے فرائض کار کے حوالے سے نفاذ اُردو کا ایک وفاقی ادارہ ہے۔"(۳)

۱۹۷۳ء کے تیسرے متفقہ آئین کی دفعہ ۲۵۱ کے تحت قومی زبان اُردو کے فروغ اور ترویج کے نفاذ کے لیے ایک ادارہ "مقتدرہ قومی زبان" (National Language Authority) ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۹ء میں عمل میں لایا گیا۔ اس کا صدر دفتر کراچی میں بنایا گیا۔ مگر اسلام آباد کو جب دارالحکومت کا درجہ دیا گیا تو اس وقت صدر نشین ڈاکٹر وحید قریشی تھے، اور انہوں نے اس دفتر کو اسلام آباد شفٹ کرنے کا فیصلہ کیا، اور ۱۹۸۳ء میں یہ کراچی سے اسلام آباد شفٹ ہو گیا، ۱۷ اگست ۲۰۱۲ء میں اس ادارہ کا نام "مقتدرہ قومی زبان" سے تبدیل کر کے "ادارہ فروغ قومی زبان" رکھ دیا گیا۔ مقتدرہ قومی زبان کا پہلا صدر نشین "ڈاکٹر اشتیاق حسین" کو نامزد کیا گیا۔ ۱۲ جنوری ۲۰۱۶ء سے ادارہ کو "وزارت قومی تاریخ وادبی ورثہ ڈویژن" کے ماتحت کر دیا گیا۔ وزارتیں تبدیل ہوتی رہیں نام اور شناخت کی تبدیلی کی وجہ سے ادار کے صدر نشین کے عہدہ کو ڈائریکٹر جنرل میں بدل دیا گیا۔ اس طرح "ادارہ فروغ قومی زبان" کا پہلا ڈائریکٹر جنرل ہونے کا اعزاز ڈاکٹر انوار احمد کو حاصل ہے۔ پانچ ذیلی دفاتر، کوئٹہ، کراچی، لاہور، پشاور اور سکھر میں قائم ہوئے۔ جو ۲۰۰۲ء میں حکومتی اخراجات میں اضافے کے سبب بند کر دیئے گئے۔

۱۹۷۳ کے آئین دفعہ ۲۵۱ء سے اقتباس:

"۱۔ نام: اس کا نام "مقتدرہ قومی زبان" ہو گا۔

۲۔ دفتر: اس کا صدر مقام کراچی ہو گا۔

۳۔ وظائف: درج ذیل ہیں۔

۱۔ پاکستان کی قومی زبان کی حیثیت سے اُردو کو فروغ دینے کے ذرائع اور وسائل پر غور کرنا اور اس سلسلے میں تمام ضروری انتظامات کرنا اور قومی زبان کے استعمال کو بہ تعجیل عمل میں لانے کے لیے صدر مملکت کی خدمت میں سفارشات پیش کرنے۔

۲۔ سرکاری، نیم سرکاری دفاتر، عدالتی، اور دوسرے اداروں میں کام کرنے والے عملے کے اندرونِ ملازمت تربیت کی غرض سے لغات اور دوسرے مواد خواندگی کی ترتیب و تدوین کے لیے انتظامات کر کے پوری ملک میں دفتری زبان کی حیثیت سے رائج کرنے کے عمل کو سہل بنانا۔

۳۔ اُردو کی ترقی کے لیے کام کرنے والے تمام اداروں کے کام میں ربط پیدا کرنا۔

۴۔ وفاقی اور صوبائی سرکاری ملازمتوں کے کمیشنوں کے تعاون سے اُردو کو مقابلے کے امتحانات کی زبان کے طور پر اختیار کرنے میں آسانیاں پیدا کرنا۔

۵۔ ایسی دیگر ذمہ داریوں سے عہدہ بر آ ہونا جو صدر مملکت قومی زبان کے فروغ کے متعلق مقتدرہ کے سپرد کرے۔"(۴)

ستمبر ۲۰۱۵ء کو سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس جواد ایس خواجہ نے (نو)۹ نکاتی فارمولے کے تحت نفاذ اُردو کا فیصلہ دیا اور اس پر عمل در آمد کی ہدایت جاری کی گئیں۔

"اس وقت سے تمام وفاقی وزارتوں / ڈویژنوں اور اداروں میں اُردو کے نفاذ کے سلسلے میں پالیسی / قوانین اور دیگر دستاویزات کے ساتھ ان کی ویب گاہ، دفتروں میں نصب ناموں کی تختیاں اور راہنمائی کے بورڈ بھی اُردو میں منتقل کیے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ دفتری اُردو کے حوالے سے متعلقہ لوگوں کی تربیت کے پروگراموں کا آغاز بھی کیا جا رہا ہے۔"(۵)

تنظیمی ڈھانچہ

مقتدرہ، خود مختار وفاقی ادارہ ہے، اس کا انتظامی اور علمی سربراہ صدر نشین / ڈائریکٹر جنرل ہوتا ہے، مقتدرہ کے دو بڑے حصے ہیں۔

۱۔ شعبہ علمی

۲۔ شعبہ انتظامی

اس کے مشاورتی بورڈ / ہیئت حاکمہ میں ۱۹ اراکین شامل ہیں، ان میں ۱۰ (دس) اراکین نامزد شدہ اور بقیہ نو (۹) میں مقتدرہ کے صدر نشین، معتمد، متعلقہ سرکاری محکموں کے صدر نشین یا نمائندے شامل ہیں۔ مشاورتی بورڈ / ہیئت حاکمہ کا سربراہ مقتدرہ کا چیئرمین یا ڈائریکٹر جنرل ہوتا ہے یہ نہ صرف انتظامی امور کا سربراہ بلکہ علمی امور کا بھی سربراہ ہوتا ہے اور انہی کی راہنمائی میں علمی و انتظامی امور اور منصوبے طے پاتے ہیں۔ سرکاری اراکین مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ ڈائریکٹر جنرل: ادارے کا سربراہ / صدر نشین

۲۔ ایگزیکٹو ڈائریکٹر: (معتمد مشاورتی بورڈ)

۳۔ جوائنٹ سیکرٹری: متعلقہ وزارت (قومی تاریخ وورثہ ڈویژن)

۴۔ فنانشل ایڈوائزر: متعلقہ وزارت (قومی تاریخ وادبی ورثہ ڈویژن)

۵۔ ڈپٹی سیکرٹری: متعلقہ وزارت (قومی تاریخ وادبی ورثہ ڈویژن)

غیر سرکاری اداکین کے طور پر ملک کے تمام صوبوں سے ممتاز اہل علم ۱۰ اراکین کے طور پر شامل ہوتے ہیں۔

مقتدرہ کے سرپرست اعلیٰ

ادارہ فروغ قومی زبان (مقتدرہ) کے سرپرست اعلی / صدر نشین کی تفصیل درج ذیل ہیں:

۱۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین۔۔۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۹ تا ۱۹۸۱ء

۲۔ میجر (ر) آفتاب حسن (قائمقام)۔۔۔ ۳ مارچ ۱۹۸۱ تا اپریل ۱۹۸۳ء

۳۔ ڈاکٹر وحید قریشی۔۔۔ ۷ اپریل ۱۹۸۳ء تا ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۷ء

۴۔ ڈاکٹر جمیل جالبی۔۔۔ ۷ انومبر ۱۹۸۷ء تا ۱۶ اپریل ۱۹۹۴

۵۔ افتخار عارف۔۔۔ ۱۹ فروری ۱۹۹۵ء تا ۸ جون ۲۰۰۰ء

۶۔ پروفیسر فتح محمد ملک۔۔۔ ۲۰ دسمبر ۲۰۰۰ تا ۱۲ اگست ۲۰۰۸

۷۔ افتخار عارف۔۔۔ ۸ نومبر ۲۰۰۸ تا ۳۰ اپریل ۲۰۱۱ء

۸۔ ڈاکٹر انوار احمد۔۔۔ ۱۷ جون ۲۰۱۱ تا ۱۷ اگست ۲۰۱۲ء

۱۷ اگست ۲۰۱۲ء میں مقتدرہ قومی زبان کا نام تبدیل کر کے "ادارہ فروغ قومی زبان" رکھ دیا گیا، اور اس

کو "قومی تاریخ وادبی ورثہ ڈویژن" کا ملحقہ ادارہ بنادیا گیا۔ اور اس کے سرپرست اعلیٰ / صدر نشین کا عہدہ ختم کر کے ڈائریکٹر جنرل کا عہدہ متعارف کروایا گیا۔ اور پہلے ڈائریکٹر جنرل ہونے کا اعزاز ڈاکٹر انوار احمد کو حاصل ہے، اور ان کے بعد کی فہرست درج ذیل ہے:

ڈائریکٹر جنرل

۱۔	ڈاکٹر انوار احمد،	۱۸اگست ۲۰۱۲ء	تا	۱۱دسمبر ۲۰۱۲ء
۲۔	عبدالحمید (قائمقام)	۱۸دسمبر ۲۰۱۲	تا	۱۱مارچ ۲۰۱۴ء
۳۔	ندیم اقبال عباسی	۲۷اپریل ۲۰۱۵	تا	۴جون ۲۰۱۵
۴۔	ڈاکٹر جمال ناصر	۵جون ۲۰۱۵ء	تا	۲۱دسمبر ۲۰۱۵ء
۵۔	سید جنید اخلاق (قائمقام)	۱۲جنوری ۲۰۱۶ء	تا	۲۹مارچ ۲۰۱۶
۶۔	ثاقب علیم	۳۰مارچ ۲۰۱۶	تا	۱۳اگست ۲۰۱۶
۷۔	تحسینہ جہاں	۱۴اگست ۲۰۱۶	تا	۱۳اکتوبر ۲۰۱۶ء
۸۔	افتخار عارف	۱۳دسمبر ۲۰۱۶	تا	دسمبر ۲۰۲۰
۹۔	ڈاکٹر رؤف پاریکھ	دسمبر ۲۰۲۰	تا	حال۔۔۔

ادارہ فروغ قومی زبان

وزارتِ اطلاعات، نشریات و قومی ورثہ

قومی تاریخ وادبی ورثہ ڈویژن، حکومت پاکستان

ادارہ کی ترقی اور اُردو زبان کے فروغ کے لیے ادارہ میں شامل تمام تر افراد نے اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھائیں، جس میں مقتدرہ کے معتمد / ایگزیکٹو ڈائریکٹرز، سکالرز شامل ہیں، جو کہ درسیات لغات و اصطلاحات کے ڈائریکٹرز، دارلترجمہ کے ڈپٹی ڈائریکٹرز تصنیف و تالیف کے کام سے لے کر تحقیق و لسانیات کی ترویج تک اپنی انتھک محنت سے مربوط جامع کام سرانجام دے رہے ہیں۔

مقتدرہ کے علمی شعبے

۱۔ دارالترجمہ

۲۔ دارالتصنیف

۳۔ درسیات

۴۔ دارالّلغات واصطلاحات

۵۔ اُردو اطلاعیات

۶۔ نفاذ اُردو کا شعبہ

۷۔ دارالاشاعت

۸۔ اخبار اُردو

۹۔ کتب خانہ

۱۰۔ کتاب گھر

دارالترجمہ

مقتدرہ میں ترجمہ کو ترجیحی حیثیت حاصل رہی، ۱۹۸۴ء میں اس کا قیام عمل میں آیا اور اب تک سینکڑوں سرکاری و غیر سرکاری دستاویزات اور کتب کا ترجمہ ہو چکا ہے، ان تراجم میں سب سے زیادہ خدمات ڈاکٹر عطش درانی کی ہیں، مقتدرہ نے ملک بھر سے ماہرین لسانیات اور تجربہ کار ترجمہ کرنے والوں کو مختلف موضوعات پر مشتمل کتب کا ترجمہ کروا چکا ہے ان تراجم کی مدد سے ملک کی دفتری زبان اُردو بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔

”زندگی کے مختلف شعبہ جات میں کام کرنے والے افراد کی جانب سے ان کوششوں کو بہت سراہا گیا ہے۔“(۶)

مقتدرہ کے اہم سرکاری دستاویزات جن میں سیکرٹریٹ انسٹرکشنز رولز آف بزنس، اولڈ ایج بینیفٹ، وفاقی ایسٹا کوڈ، صوبائی ایسٹا کوڈ، اعتراف خدمات، لیبر انسٹرکشن پالیسی، مختلف اداروں سے حاصل شدہ مواد کے ترجمے جن میں وفاقی اُردو یونیورسٹی، ہائر ایجوکیشن کمیشن، وزارت صحت، وزارت بہبود آبادی، وزارت سائنس و ٹیکنالوجی، وغیرہ شامل ہیں تراجم کو حتمی شکل دینے کے لیے مختلف مجالس تشکیل دی گئیں، جن میں اہم ماہرین تعلیم، محققین اور مترجمین شامل ہیں۔

دارالتصنیف

ابتداء میں ”مقتدرہ قومی زبان“ نے اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لیے اور اپنے دیگر امور کے فرائض سرانجام دینے کے لیے دارالترجمہ اور دارالتصنیف دو علیحدہ علیحدہ شعبے قائم کیے تھے۔ ”دارالتصنیف“ میں سرکاری

دفاتر کی کتب کے ساتھ محققین اور دانشور افراد کے لیے حوالہ جاتی کتب کے مواد پر مشتمل کتاب تیار کی جاتی تھیں، اور ان کی طباعت کا کام اس شعبے کے تحت آتا تھا۔

درسیات

۱۹۸۶ء میں درسیات کا شعبہ کا قیام عمل میں آیا، اور باقاعدہ طور پر ۱۹۸۸ء میں ایم اے / ایم ایس سی کی سطح کی درسی کتب تیار کی جانے لگیں، اس کے بعد ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقالات بھی شائع ہوئے۔

"مقتدرہ کے فرائض و وظائف میں یوں تو ہر شعبہ زندگی میں نفاذ و ترویج اُردو شامل ہے لیکن تعلیم کو بالخصوص فوقیت حاصل ہے مقتدرہ کی دیگر شعبہ ہائے زندگی میں اعلیٰ خدمات کے ساتھ ساتھ شعبہ درسیات کا قیام اسی حقیقت کا مرہون منت ہے۔"(۷)

اسی توسط سے ابلاغ عامہ شعبہ کی درسی کتب کا مکمل سیٹ شائع کیا گیا۔ اس کے علاوہ حیاتیات، طب وزرات، کیمیا، لائبریری سائنس، عمرانیات، سیاسیات، فلسفہ، ابلاغیات، متفرق بہت سی درسی کتب شامل ہیں۔

دارالّلغات واصطلاحات

مقتدرہ کے قیام کے فوراً بعد مختلف حلقوں سے انگریزی و اُردو لغت جو کہ معیاری اور جامع ہو اس پر بات ہونے لگی۔

"اُردو زبان میں اصطلاحات کا سلسلہ ڈیڑھ سو سال سے جاری ہے، اور جب تک علوم میں اضافہ ہو تا رہے گا، اصطلاحات میں بھی اضافہ ہو تا رہے گا اور یہ کام جاری رہے گا۔"(۸)

اس معاملے کے پیش نظر ڈاکٹر جمیل جالبی اور ڈاکٹر عطش درانی کی کاوشوں سے مقتدرہ نے "قومی انگریزی اُردو لغت" کے عنوان سے مستند لغت تیار کی، جس کو علمی و ادبی حلقے میں نہ صرف بہت سراہا گیا بلکہ اس کو بنیاد بنا کر کئی بعد میں لغت تیار کی گئیں۔

"دارالّلغات مقتدرہ کی قرار داد کی شہری مگر بنیادی شق "لغات و مطالعاتی مواد کی تیاری" کے جزو اول پر عمل در آمد کے لیے وجود میں آیا، اس شعبہ نے مقتدرہ کے بعض عظیم اور اہم منصوبوں وک بھی پایہ تکمیل تک پہنچایا، اور قانونی درسی، تعلیمی اور علمی اصطلاحات کی کمی کو بھی بھرپوری طریقے سے پورا کرنے کی کوشش کی۔"(۹)

اُردو اطلاعیات

۱۹۸۸ء میں ڈاکٹر عطش درانی کا یہ جمہ وجود میں آیا کہ "اُردو اطلاعیات ہی اُردو کا مستقبل ہے" جب

مقتدرہ میں ۱۹۸۸ء میں اُردو اطلاعیات کی بنیاد رکھی گئی تب ڈاکٹر عطش درانی اس کے مدیر تھے اُردو اطلاعیات کا مقصد کمپیوٹر پر اُردو کے استعمال کے لیے کمپیوٹر گرائمر، خط نستعلیق برقیاتی تدریس، حرف شناسی، مشینی ترجمہ کے سافٹ ویئر اور اُردو اطلاعیات کی تیاری شامل ہیں۔ اُردو اطلاعیات تین مرحلوں پر مشتمل منصوبہ ہے۔

۱۔ پہلا مرحلہ: ۲۰۰۴ تا ۲۰۰۶ء

اسی مرحلے میں معیارات کی طرف بات کی گئی۔

۲۔ دوسرا مرحلہ ۲۰۰۶ تا ۲۰۱۰ء

اس میں بنیادی امور اور سافٹ ویئر کی تیاری شامل ہے۔

۳۔ تیسرا مرحلہ۔ ۲۰۱۰ء تا ۲۰۱۵ء

اس مرحلے میں تمام تر وژن کو منصوبہ بندی ڈویژن کی منظور حاصل ہو گئی اُردو اطلاعیات اُردو کمپیوٹر سائنس کے امتزاج سے وجود میں آیا جو اُردو کا مستقبل ہے۔

شعبہ نفاذ اُردو

مقتدرہ قومی زبان نے ۱۹۸۰ء سے مرحلہ وار اُردو زبان کے نفاذ کی سفارشات پیش کیں، ملکی سطح اور صوبائی سطح پر اس کے بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑا، اور بعد میں صوبہ سرحد و بلوچستان کے سکولوں میں بھی لازمی مضمون کے طور پر اور سرکاری و دفتری طور پر اُردو کا نفاذ عمل میں لایا گیا۔ مگر بدلتے وقت کے ساتھ ساتھ اور نئے انتخابات کی وجہ سے صورتحال تبدیل ہوتی رہی مگر پھر بھی مقتدرہ نے اپنا کام جاری رکھا، اور مختلف سفارشات مرتب کیں، پارلیمانی سطح پر بھی اُردو کے لیے گنجائش پیدا کرنے، عدالتی، دفتری، سرکاری، اور تعلیمی اداروں میں اُردو کو فروغ دینے اور کمپیوٹر کے ساتھ اُردو کے رشتہ جوڑنے کی بات پر توجہ دی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر عطش درانی کہتے ہیں۔

> ”۸ دسمبر ۲۰۱۵ء کو وفاقی وزارت نے ایک ذیلی کمیٹی بنا کر مجھے اس کا چیئرمین بنا دیا۔ کمیٹی کے ارکان ایسے کہ کوئی بھی اُردو کا تجربہ تو کجا دفتری امور اور معیار سے بھی شاید ہی واقف، عملی طور پر سمجھایہ گیا کہ لوگ ترجموں پر نظر ثانی کرتے رہیں، مجھ سے نہ پوچھا جائے کام کیسے کرنا ہے۔“(۱۰)

اُردو زبان کے نفاذ کی کوشش ادارہ کر رہا ہے، اور اس کوششوں میں دانشورانہ وقت کی کوششوں پر نظر دوڑائی جائے تو خوشی ہوتی ہے۔ کہ فرق نظر آرہا ہے۔ قومی زبان کے نفاذ کے سلسلے میں ۲۰۱۲ء تک عبوری طور پر توسیع کی گئی، مقتدرہ کے تحت نفاذ اُردو کی منظور کردہ موضوعات پر اپنی سفارشات وزیر اعظم کی پیش کی جن میں:

۱۔ مقابلہ کا امتحان اُردو میں

۲۔ سالانہ رپورٹیں اُردو میں

۳۔ سرکاری تقریبات کا انعقاد اُردو میں

۴۔ افواج میں اُردو

۵۔ بحیثیت عدالتی اُردو

۶۔ حلف بردار کی تقاریب میں اُردو

۷۔ اُردو میں کیفیت نگاری

۸۔ سول اعزازات کی تقاریب اُردو میں

۹۔ قانونی جرائد میں اُردو

۱۰۔ اُردو میں فارم

۱۱۔ مردم شماری کی رپورٹس اُردو میں

۱۲۔ اسلامی نظریاتی کونسل اور مختلف قومی اداروں میں اُردو

۱۳۔ تعلیمی اداروں میں اُردو

۱۴۔ قوم سے اُردو میں خطاب

۱۵۔ سینٹ / قومی اسمبلی میں اُردو

۱۶۔ بجٹ کے گوشوارہ اُردو میں

۱۷۔ کمپیوٹر کی زبان اُردو بنانے کا پروگرام

ڈاکٹر عطش درانی کہتے ہیں:

> ”۲۴ مئی ۲۰۱۶ء کو قومی تاریخ و ادبی ورثہ ڈویژن کے اداروں کے سربراہوں کے حتمی انتخاب کے لیے بنائی گی تلاش کمیٹی میں مجھے بطور ماہر رکن بلایا گیا، وہاں مقتدرہ زبان کے علاوہ دیگر اداروں کے سربراہان کا انتخاب کر لیا گیا، کیا طرفہ تماشا ہے، ایک طرف بلاوا، دوسری طرف ذیل کمیٹی کے لیے جواب طلبی، تیسری طرف ادارے کے سربراہ کا انتخاب ملتوی۔“[۱۱]

ستمبر ۲۰۱۶ء میں تحریک نفاذ اُردو کی طرف سے لاہور میں ایک کانفرنس منعقد کی گئی مگر افسوس اس کانفرس کو کوئی اہمیت نہ دی گئی، ہمارے وزاء کے دعوے دھرے کے دھرے ہیں، جہالتیں جیت رہی ہیں کیونکہ

عدالتی فیصلہ کے باوجود نفاذ پر عملدرآمد اس طرح سے نہیں جیسا ہونا چاہیے۔ نفاذ اُردو اور فروغ اُردو کے حوالے سے ۱۹۸۱ تاحال بہت سی سفارشات اور قرار دادیں منظور ہوئیں، جن میں قومی زبان اور عصری تقاضے، اُردو کمپیوٹر سیمنار قومی مجلس برائے نفاذ اُردو، املا رموز و اوقاف کے مسائل اُردو ترجمے کے مسائل، اصول وضع اصطلاحات، اصول تحقیق وغیرہ شامل ہیں۔

> ''نفاذ اُردو کے کاموں میں تیزی لانے کے لیے مختلف وزارتوں، ڈویژنوں میں ایک رابطہ کار کی نامزدگی کی گئی، نامزد (۳۹) افسر بھیجنے کے پابند کیے گئے۔ سہ ماہی رپورٹ کی ایک نقل مقتدرہ کو بھی ارسال کی جانا لازمی قرار دی گئی، اس کے علاوہ نگرانی و جائزہ کاری کے کاموں پر بھی غور کیا گیا ہے۔''(۱۲)

دارالاشاعت

یہ اشاعتی شعبہ ہے اور ہر شعبہ زندگی میں اُردو کے نفاذ و ترویج کے حوالے سے مختلف قسم کی کتب، رسائل، جرائد، کتابچے روداد یں، فرہنگ، لغات، وغیرہ شائع کر چکا ہے جن میں چھ سو سے زائد فرہنگ و اصطلاحات، کشافات ایک موضوعی کتابچے، لغت، اعلیٰ درجے کی درسی کتب، تحقیق کتب، جائزہ جات، تربیتی مواد رپورٹیں، تراجم، کلاسیک، عموی لغات، وغیرہ شامل ہیں۔ جو مقتدرہ کے اشاعتی ادارہ سے شائع گئے گئے ہیں ایک تحقیقی و شمشاہی مجلہ ''علم و فن'' کے نام سے بھی شائع ہوتا ہے جس میں روزمرہ اصطلاحات اور تراجم استفادہ عام کے لیے شائع ہوتے ہیں۔

اخبارِ اُردو

مقتدرہ قومی زبان کے فروغ و نفاذ کے لیے اُردو زبان کے ذریعے عوام میں شعور بیدار کرنے کا خواہاں ہے۔ اس سلسلے میں قوم کے باشعور اور حساس طبقے سے تعاون حاصل کرنے کی غرض سے ''اخبار اُردو'' کے عنوان سے ایک ترجمان بنایا اس مجلہ کا اجراء ۱۹۸۱ء میں ہوا۔

> ''مقتدرہ قومی زبان کے زیر اہتمام ''اخبار اُردو'' کا پہلا شمارہ جولائی ۱۹۸۱ء میں شائع ہوا تھا اس مجلے کا اجراء کا مقصد مقتدرہ کے مقاصد کا حصول اور اردو زبان کی ترویج تھا۔''(۱۳)

یہی وجہ ہے کہ:

> ''اُردو زبان کی ترقی اور ترویج کے لیے جامع، معیاری، اور مستند مواد کی اشاعت کے باعث 'اخبار اردو'' نہ صرف پاکستان کے طول و عرض میں ایک منفرد مقام رکھتا ہے بلکہ دنیا بھر کے تحقیقی مراکز میں اسے حوالے کا درجہ حاصل ہے۔''(۱۴)

کتب خانہ

مقتدرہ کا ادارہ کتب خانہ مکمل طور پر فروغ زبان و ترویج کے لیے ہے، اس کا شمار وفاقی سطح پر ملک کے بڑے کتب خانوں میں ہوتا ہے۔ اس کتب خانے میں قدیم و جدید تمام مضامین اور موضوعات پر مشتمل کتب، انسائیکلوپیڈیا، لغات، فرہنگ، تحقیقی کتب وغیرہ شامل ہیں، اس میں تقریباً ۳۰۰۰۰ سے زائد کتب موجود ہیں، اس کتب خانے کا آغاز سب سے پہلے ڈاکٹر عطش درانی نے اپنی ذاتی کتب اعزازی طور پر دینے سے کیا، اس کے بعد بہت سی شخصیات نے کتب عطیات کیں، مقتدرہ کے کتب خانے میں ملکی و غیر ملکی رسائل و جرائد بھی موجود ہیں، مقتدرہ کے کتب خانے میں تحقیقی کام کرنے والے اہل علم اور محققین روزانہ تمام ملک سے رابطہ کرتے ہیں اور زیور علم اور اپنے من چاہے مواد کو حاصل کرتے ہیں۔

کتاب گھر

۲۰۰۱ء میں مقتدرہ میں اہل علم و دانش، طلباء، اساتذہ محققین، مبصرین، شائقین کے لیے کتاب گھر کا اجراء کیا گیا۔ اس میں اساتذہ اور طلباء کو خصوصی رعایت دی جاتی ہے۔

دیگر خدمات

مقتدرہ کے ادارہ میں تربیتی سر گرمیاں اور ورکشاپس مختلف اُردو زبان کے ترویج و فروغ کے موضوع پر ہوتی رہتی ہیں جس میں مختلف قسم کی کانفرنس کا انعقاد جو زبان اُردو کے نفاذ و ترویج کے لیے اہمیت کی حامل ہوتی ہیں، اور پورے ملک سے اہم موضوعات پر سیمینار اور کانفرنس منعقد کی جاتی ہیں تکنیکی خدمات میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

- ”مائیکروسوفٹ کے ونڈوز ایکس پی (۲۰۰۰) اور آفس (۲۰۰۳) کو اُردو میں ڈھالا گیا ہے۔
- اُردو نستعلیق فانٹ ”پاک نستعلیق“ کا اجراء کیا گیا ہے۔
- یونی کوڈ اور آئی ایس و (ISO) جیسے عالمی معیارات کے اداروں میں اُردو اور پاکستانی زبانوں کے لیے یکساں حروف کے نقطہ نظر کو استناد فراہم کیا گیا ہے۔“(۱۵)

مقتدرہ نے سائنسی، تکنیکی و جدید عمومی موادِ مطالعہ کے حوالے سے اُردو زبان میں تیاری اور تراجم کے منصوبے بھی بناتے ہیں۔ مقتدرہ دفتری استعمال اور قومی زبان کے متعلق شعور و آگاہی کے لیے اب تک ۱۳۰ سے زائد کتابچے اور پمفلٹ بھی شائع کر چکا ہے، ان تمام کاموں سے مقتدرہ قومی زبان (ادارہ فروغ قومی زبان) کی

کوششوں کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے، کہ قومی زبان کی ترویج و ترقی کے لیے مقتدرہ کا کردار بہت اہم رہا ہے اور مثبت انداز سے شروع سے اب تک وہ مسلسل ان فرائض ہر پہلو سے ادا کر رہا ہے۔

اردو تحقیق سے متعلق مقتدرہ کی مطبوعات

اردو تحقیق سے متعلق مقتدرہ کی مطبوعات کی فہرست درج ذیل ہے:

تذکرے اور کلاسیکی ادب

- خمخانہ جاوید، جدل ششم، از لالہ سری رام، مدون: خورشید احمد خاں یوسفی ۱۹۹۰ء۔
- صطلاحاتِ عدلیہ ومال گزاری، از ایچ ایچ ولسن۔
- پنجاب کے قدیم اُردو شعرا، از خورشید احمد خاں یوسفی، ۱۹۹۲ء۔
- اُردو فارسی لغت "کمالِ عزت"، از محمدی بن میر، مرتب: ڈاکٹر عارف۔
- وفیاتِ مشاہیر پاکستانی (۱۹۴۷ء تا ۱۹۸۷ء) cمالف: پروفیسر محمد اسلم، ۱۹۹۰ء۔
- خزینۃ الامثال، از حسین شاہ حقیقت
- ہندی اُردو لغت از راجا جیسور راؤ اصغر۔

حوالہ جاتی کتب

- اُردو میں سائنسی ادب کا اشاریہ۔ مرتب: ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی۔ ۱۹۸۱ء
- اُردو اصطلاحات سازی (کتابیات)، مرتبین: عارف نوشاہی، داکٹر مہر نور محمد، نظرِ ثانی: ڈاکٹر محمد باقر۔
- عربی اصطلاحات سازی (کتابیات)۔ مرتب: محمد طاہر منصوری۔
- اُردو تفاسیر (کتابیات)، مرتب، سید جمیل نقوی۔
- قرآن کریم کے اُردو تراجم (کتابیات)۔ مرتب: ڈاکٹر احمد خاں، ۱۹۸۷ء۔
- احادیث کے اُردو تراجم، مرتب: محمد نذیر رانجھا، ۱۹۹۵ء۔
- کتابایت لغات اُردو۔ مولف: ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہان پوری۔ ۱۹۸۶ء۔
- کتابیات قواعد اُردو، مرتب: ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہان پوری، ۱۹۸۵ء۔
- کتابیات اُردو املا اور دوسرے مسائل، مرتب: ایضاً، ۱۹۸۶ء
- دکنی و دکنیات (توضیحی فہرست) اشاریہ، مرتب: ڈاکٹر محمد علی اثر، ۱۹۸۶ء۔

- اُردو میں زرعی کتب (کتابیات)، مرتب: زینت قاضی، ۱۹۸۷ء۔
- اُردو میں بچوں کا ادب (کتابیات)، مرتب: ڈاکٹر محمود الرحمان۔
- کتابیات قانون، مرتب: عطش درانی، نظرِ ثانی: محمود الحسن، ۱۹۸۴ء۔
- کتابیات صنعتی فنون، مرتب: ڈاکٹر محمد شفیع مرزا۔
- کتابایت تعلیمہ۔ مرتب: نسرین زہرا۔
- درسی کتب سائنس (کتابیات)، مرتبین: داور احمد زبیری، عبد الرحیم خاں۔
- پاکستان کا جشنِ ذریں (وضاحتی کتابیات)، مرتب: عقیل عباس جعفری۔
- کتابیات تراجم۔ مولف: ڈاکٹر مرزا حامد بیگ، دو جلدیں۔
- مغرب سے نثری تراجم۔ مولف: ایضاً ۱۹۸۸ء۔
- کتابیات اُردو مطبوعات: ۱۹۸۲ء، ۱۹۸۴ء، ۱۹۸۵ء، مرتب: خالد اقبال یاسر۔
- تکملہ کتابیات اُردو مطبوعات ۱۹۸۴ء، مرتب: ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہاں پوری۔
- پاکستان میں مخطوطات کی فہرستیں (کتابیات)۔ مرتب: سید عارف نوشاہی، ۱۹۸۸ء۔
- پاکستان کے اُردو اخبارات و رسائل (کتابیات)، جلد اول و دوم۔ مرتبین: محمود الحسن، داکٹر ابو سلمان شاہ جہان پوری، نظرِ ثانی: افضل حق قرشی، عطش درانی، ۱۹۸۵ء۔
- روزنامہ "زمیندار" اور تحریکِ آزادی (توضیحی اشاریہ)۔ مرب: احمد سعید۔ ۱۹۸۸ء۔

حوالہ جاتی کتب (اصطلاحات و لغات)

- کشاف تنقیدی اصطلاحات، مولف: ابو الاعجاز حفیظ صدیقی، نظرِ ثانی: ڈاکٹر آفتاب احمد خاں، ۱۹۸۵ء۔
- کشاف اصطلاحاتِ لسانیات، مولف: دااکٹر الٰہی بخش اختر اعوان، ۱۹۹۵ء۔
- کشاف اصطلاحاتِ کتب خانہ، مولف: محمود الحسن، زمرد محمود۔ نظرِ ثانی: سید جمیل احمد رضوی، ۱۹۸۵ء۔
- کشاف اصطلاحاتِ تاریخ (تسویدی اشاعت)، مولف: محمد صدیق قریشی، ۱۹۸۸ء۔
- کشاف اصطلاحاتِ فلسفہ، مولف: ڈاکٹر قاضی عبد القادر۔
- کشاف اصطلاحاتِ اقتصادیات، مولف: ڈاکٹر جمیل الدین عالی۔
- کشاف اصطلاحاتِ سیاسیات، مولف: محمد صدیقی قریشی، دو جلدیں۔
- نظرِ ثانی: محمد سعید

- کشاف اصطلاحاتِ موسمیات، مولف: سر فراز شاہد۔
- کشاف اصطلاحات نفسیات، مولف: صوفی گلزار احمد۔
- کشاف قانونی اصطلاحات، مولف: رشید احمد صدیقی۔ تین جلدیں۔
- کشاف اصطلاحاتِ قانون (اسلامی)۔ مولف: ڈاکٹر ساجد الرحمان صدیقی، وجلدیں۔
- کشاف اصطلاحاتِ حیوانایت، مولف: وہاب اختر عزیز۔
- کشاف اصطلاحاتِ کیمیا۔ مولف: ڈاکٹر اے ایم عظیم۔
- کشاف سائنسی و تکنیکی اصطلاحات، مولف: محمد اسلام نشتر۔
- اصطلاحاتِ ڈراما۔ مولف: محمد اسلم قریشی، نظر ثانی: اظہار کاظمی
- فرہنگ اسماء العلوم، مولف: طارق محمود۔
- اصطلاحاتِ فنون طباعت و ترسیم، مولف: ڈاکٹر محمود الرحمان
- اسلامی فنِ تجلید (اصطلاحات)۔ مولف: رفعت گل۔
- فرہنگ اصطلاحاتِ کتب خانہ۔ مولف: زین صدیقی
- تعلیمی اصطلاحات، مولف ذیلی مجلسِ اصطلاحات تعلیمات۔
- فرہنگِ اصطلاحاتِ جامعہ عثمانیہ، مرب: ڈاکٹر جمیل جالبی۔ دو جلدیں۔
- فرہنگِ اصطلاحات، مولف: مولوی فیروز الدین ڈسکوی۔ (طبع نو)
- اصطلاحاتِ عدلیہ و مال گزاری۔ مولف: ایچ ایچ ولسن۔ (طبع نو)۔
- فرہنگِ اصطلاحاتِ حاسبایت۔
- فرہنگِ اصطلاحات عمرانیات، مولف: محمد احمد سبز واری۔
- فرہنگِ اصطلاحاتِ جغرافیہ۔ مولف: نیلی پیرزادہ۔
- فرہنگِ اصطلاحات ارضیات وجعغرافیہ۔ مولف: سید علی عارف نقوی۔
- اصطلاحاتِ مساحت۔ مولف: سید علی عارف رضوی۔
- اصطلاحاتِ موسمیات۔ مولف: سر فراز شاہد۔
- فرہنگِ اصطلاحات مالیات۔
- اصطلاحاتِ حساب داری و محاسبی، مولف: مسعود احمد چیمہ۔

- اصطلاحاتِ بیمہ کاری، مولف: ڈاکٹر سہیل بخاری۔
- اصطلاحاتِ کسٹم، مولف: حسین احمد شیرازی
- اصطلاحاتِ ریاضی، مولف: ذیلی مجلس اصطلاحاتِ رایاضی (کراچی)۔
- فرہنگ اصطلاحات برقیات، مولف: طارق محمود۔
- فرہنگ اصطلاحات طب، مولف: ڈاکٹر اختر امرتسری
- فرہنگ اصطلاحات حیاتی کیمیا، مولف: سید علی عارف نقوی۔
- فرہنگ نباتات، مولف: محمد اسلام نشتر۔
- گلاسری، مولف: چارلس وکنز۔
- سائنسی و تکنیکی اصطلاحات، مرتب: مجلسِ اصطلاحات، وفاقی وزارتِ تعلیم، دو جلدیں۔
- دفتری ترکیبات، محاورات اور فقرات کی لغت، مولف: مجیب الرحمان مفتی۔
- مختصر اصطلاحاتِ دفتری۔
- محکموں اور اداروں کے نام، مولف: مجلس استناد۔
- وفاقی وصوبائی عہدوں کے نام، مولف: ایضاً، دو جلدیں۔
- فرہنگ عامرہ، مولف: محمد عبد اللہ خاں خویشگی۔ ۱۹۸۹ء۔
- قومی انگریزی اُردو لغت، مرتب: ڈاکٹر جمیل جالبی۔
- فرہنگ تلفظ، مولف: شان الحق حقی۔
- اُردو تھیسارس، مولف: محمد رفیق خاور۔
- فرہنگ فسانہ آزاد، مولف ڈاکٹر اکبر حسین قریشی۔
- فرہنگ طلسم ہوش ربا۔ مولف: ایضاً۔
- قرآن مجید کا عربی اُردو لغت۔ مولف: ڈاکٹر محمد میاں صدیقی۔
- جامع الامثال۔ مولف: وارث سرہندی۔
- خزینۃ الامثال۔ مولف: حسین شاہ حقیقت
- اُردو میں مستعمل عربی، فارسی ضرب الامثال، مولف: مقبول الٰہی
- ہندی اُڑدو لغت از زجار اجیسور راؤ اصغر۔

- سنسکرت اُردو لغت، مولف: ڈاکٹر محمد انصار اللہ، ۱۹۹۳ء۔
- پشتو اُردو لغت، مولف: حاجی پردل خان خٹک
- جرمن اُردو لغت مولف: ڈاکٹر اقبال احمد صدیقی
- اُردو اور فارسی میں نقل حرفی۔ از فرخندہ لودھی۔
- انگریزی پر اُردو کا اثر، از ڈاکٹر عبد الرحمان براہوی۔
- اُردو سندھی کے لسانی روابط، از ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی۔
- اصطلاحی مباحث، از ایضاً۔
- اصطلاحی جائزے، از ڈاکٹر عطش درانی۔
- اُردو زبان کا صوتی نظام اور تقابلی مطالعہ از ڈاکٹر سہیل بخاری۔
- ذرائع ابلاغ اور تحقیقی طریقے، از کنور محمد دلشاد۔
- بیرونی ممالک میں اردو۔ مرتب، ڈاکٹر انعام الحق جاوید۔
- ہندسوں کی ایجاد اور ان کا ارتقا، از ڈاکٹر ابو سلمان شاہ جہان پوری۔
- بلوچستان میں اُردو۔ از ڈاکٹر انعام الحق کوثر۔ طبع دوم، ۱۹۹۴ء۔
- اردو زبان کی مختصر ترین تاریخ، از ڈاکٹر سلیم اختر، ۱۹۹۵ء۔
- اُردو داستان (تحقیقی و تنقیدی مطالعہ)، از ڈاکٹر سہیل بخاری۔

سفارشات

"ادارہ فروغ قومی زبان" کی بہتری اور خاطر خواہ نتائج کے لیے چند سفارشات درج ذیل ہیں تاکہ ادارہ ممکنہ نتائج حاصل کر سکے۔

۱۔ پاکستان میں موجود تمام نجی اور غیر نجی تعلیمی اداروں میں "ادارہ فروغ قومی زبان" کا ایک آفس ہو جو فروغ اُردو کے لیے اپنا کام کر سکے مقتدرہ کے مقاصد قومی زبان کی حیثیت سے اُردو کے فروغ کی کوشش شامل ہے۔ نفاذِ اُردو کے لیے وسائل و ذرائع پر غور کر مسائل کا ادراک کیا جائے اور ان کے حل کے لیے اقدام کیے جائیں۔

۲۔ جو صوبائی مراکز "ادارہ فروغ قومی زبان" کے بجٹ نہ ہونے کی وجہ سے بند کر دیے گئے ان کو دوبارہ کھولا جائے۔

۳۔ ادارہ فروغ قومی زبان سالانہ طور پر میلہ منعقد کرے جس میں کتابوں کی تشہیر، اور فروغ اُردو کے حوالے سے پروا گرام اور کانفرنس منعقد کی جائے۔

۴۔ "ادارہ فروغ قومی زبان" کی طرف سے تراجم شدہ مواد تمام شعبوں کو پہنچایا جائے۔ تاکہ اس پر عملی اقدامات کیے جاسکیں۔

۵۔ احتساب کمیشن ان تمام حالات کا جائزہ لے اور اس کی کارگردگی کی رپورٹ طلب کرے۔

حوالہ جات

۱۔ محمد اشرف کمال، ڈاکٹر، اشاریہ، اخبار اُردو، حرف آغاز، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۰ء، ص ۷

۲۔ شکیل منظوری، مقتدرہ کا شعبہ دار التصنیف، ایک تعارف، اخبار اُردو، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، اکتوبر، نومبر، ۱۹۹۹ء، ص ۱۷

۳۔ محمد اکرام بلال، مقتدرہ قومی زبان، تعارف نامہ، اخبار اردو، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، جلد ۲۶ شمارہ ۶ جون ۲۰۰۹ء، ص ۲

۴۔ ادارہ، ایک تعارف (مقتدرہ کا قیام) ضمیمہ ب، حکومت پاکستان کی قرار داد سے اقتباس، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۴ء، ص ۱۴

۵۔ محمد کوکب اقبال، بنام حکومت پاکستان، بذریعہ کابینہ سیکرٹری، سپریم کورٹ آف پاکستان، آئینی درخواست اسلام آباد، ۸ ستمبر ۲۰۱۵ء، ص ۱۳

۶۔ عبدالرحیم، شعبہ درسیات اور دیگر شعبہ جات کا جائزہ، اخبار اُردو، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، جون ۲۰۰۹ء، ص ۷

۷۔ محمد اسلام نشتر، مقتدرہ کا شعبہ درسیات، اخبار اُردو، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، فروری ۱۹۹۱ء، ص ۱۴

۸۔ اشتیاق حسین قریشی، ڈاکٹر، مقتدرہ قومی زبان، اخبار اُردو، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، جولائی ۱۹۸۱ء، ص ۵

۹۔ عطش درانی، ڈاکٹر، مقتدرہ کی کارکردگی، اخبار اُردو، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۱ء، ص ۲۰

۱۰۔ عطش درانی، ڈاکٹر، اُردو اور لسانی پالیسی، شاخ زریں، اسلام آباد، جولائی ۲۰۱۷ء، ص ۸

۱۱۔ عطش درانی، ڈاکٹر، اُردو اور لسانی پالیسی، ص ۱۱

۱۲۔ محمد اسلام نشتر، نفاذ اردو سیل، ایک تعارف، اخبار اُردو، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، جون ۲۰۰۹ء، ص ۱۶، ۱۷، ۱۸

۱۳۔ معین الدین عقیل، ڈاکٹر، معروضیات، اخبار اُردو، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، جلد نمبر ۱، شمارہ نمبر ۱، جولائی ۱۹۸۱ء، ص ۲

۱۴۔ منور رؤف، پروفیسر ڈاکٹر، مقتدرہ کے اقدامات اور نفاذ اُردو، مشمولہ: اخبار اُردو، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، جلد نمبر ۴، اگست ۱۹۸۷ء، ص ۴۳

۱۵۔ عطش درانی ڈاکٹر، اُردو اطلاعیات، لسانی ترقی کا مستقبل، خصوصی شمارہ، اُردو اطلاعیات، جولائی ۲۰۰۹ء، ص ۶